تاجکستان کی خانہ جنگی اور کرغیزستان میں منشیات کی فراوانی

کرغیز حکومت کے منشیات کنٹرول کمیشن کے نائب سربراہ الیگزنڈر زیلیچنکو نے کہا ہے کہ افغانستان سے درآمد کی جانے والی سستی افیون بھاری مقدار میں، گورنو بدخشاں کے خود مختار خطہ (تاجکستان) کے راستے، "اوش" میں پہنچائی جارہی ہے۔ ان کے مطابق منشیات کی اس تجارت کے لیے وہ واحد سڑک استعمال کی جارہی ہے جو "خوروج" اور اوش سے ہوتے ہوئے پامیر کے بلند پہاڑی علاقوں کو نشیبی علاقوں سے ملاتی ہے۔ بھاری منافع کے لالچ میں خطرات سے بے نیاز، منشیات کے سوداگر پولیس چوکیوں سے قطعاً بے پرواہ ہو چکے ہیں۔ ۱۹۹۱ء میں کرغیزستان بھر میں صرف ساڑھے تین کلو گرام افیون پکڑی گئی، جبکہ ۱۹۹۲ء میں یہ مقدار بڑھ کر پانچ کلو گرام، ۱۹۹۳ء میں ایک سو ترپن کلو گرام اور ۱۹۹۴ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً دو سو کلو گرام تک پہنچ گئی۔ ۱۹۹۱ء کے بعد کے سالوں میں ضبط کی جانے والی افیون کی دو تہائی مقدار صرف اوش میں پکڑی گئی۔

اوش سے افیون دارالحکومت بشکک پہنچائی جاتی ہے جہاں صرف ۱۹۹۴ء میں منشیات کے بیوپاریوں کو گرفتار کرنے کے ستاسی واقعات رونما ہوئے۔ بشکک سے یہ افیون ازبکستان، قزاقستان اور روس سمگل کی جاتی ہے۔ زیلیچنکو کے مطابق، بیرونی ممالک (یورپ) کو بھی اس افیون کی ترسیل شروع ہو چکی ہے۔ ان کے مطابق بھاری مقدار میں افیون کی درآمد اور علاقے میں منشیات کے بیوپاریوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں اس بات کا ثبوت فراہم کرتی ہیں کہ یورپ کو منشیات کی ترسیل کا ایک نیا روٹ دریافت کرلیا گیا ہے۔ جس کی اہمیت کسی بھی طرح مشہور و معروف "بلقان روٹ" سے کم نہیں ہے۔

منشیات کی سوداگری ایک ہمہ جہتی مسئلہ بن چکا ہے۔ اوش میں ہر تاجک اور ہر اس شخص پر جو بدخشاں کے لیے عازم سفر ہو، شبہ کیا جاتا ہے کہ وہ منشیات کے کاروبار میں ملوّث ہے۔ بدخشاں کے متعدّد دوروں میں زیلیچنکو نے ملاحظہ کیا کہ اگرچہ یہاں لوگوں کا معیار زندگی ہمیشہ سے بہت پست رہا ہے لیکن خانہ جنگی کے سبب معاشی حالات مزید ابتر ہو چکے ہیں۔ زیلیچنکو کے مطابق، اس نے ہزاروں کی تعداد میں بدخشاں میں پناہ لینے والے ایسے تاجک مہاجرین سے گفتگو کی جو بھوک سے بدحال تھے اور جن کے چہرے افلاس زدگی کی تصویر پیش کر رہے تھے۔ ان تاجک مہاجرین کو چشم زدن میں اپنے رشتہ داروں، گھروں اور ضروری سازوسامان سے ہاتھ دھونا پڑے۔ زیلیچنکو کے خیال میں منشیات کی فراوانی اور اس کی روز افزوں تجارت کے ذمہ دار یہی جنگ زدہ مفلس و قلاش تاجک مہاجرین ہیں۔

زیلیچنکو علاقے کے مستقبل سے متعلق ذمہ داری کے احساس کو اجاگر کرتے ہوئے ازبکستان، قزاقستان اور روس کی حکومتوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ انہیں اپنے وسائل کو یکجا کرتے ہوئے مربوط کوششوں کے ذریعہ، امریکیوں کے امدادی پروگراموں کی طرز پر، پامیر کی آبادی کے لیے امدادی پروگرام شروع کرنے چاہئیں۔

اقوام متحدہ کے بین الاقوامی منشیات کنٹرول بورڈ کے مطابق ماضی میں افغانستان سالانہ دوسو ٹن افیون "بلیک مارکیٹ" کو سپلائی کرتا تھا۔ منشیات کا سدِّباب کرنے والی تنظیموں نے اس صورت حال کا بڑی باریکی سے جائزہ لیتے ہوئے منشیات کے اس دھندے کو روکنے کے لیے بڑی بڑی رقومات کی سرمایہ کاری کی۔ زیلیچنکو اس جنگ زدہ علاقے میں منشیات کے کاروبار کے فروغ کے اسباب کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ "منشیات کے کاروبار میں لگایا گیا ہر ڈالر بارہ سو ڈالر تک منافع کا سبب بن سکتا ہے۔ منشیات کے کاروبار میں حاصل ہونے والے منافع کی مقدار نے اسلحہ کی تجارت سے حاصل ہونے والے منافع کی مقدار کو عرصہ ہوا، پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اور مزید یہ کہ منشیات کی قیمتیں مسلسل بڑھ رہی ہیں۔ خوروج میں اگر ایک گرام افیون کی قیمت ساڑھے پانچ سو سے چھ سو روبل ہے تو اوش میں اسی ایک گرام افیون کی قیمت پانچ ہزار روبل، بشکیک میں آٹھ ہزار روبل اور الماآتا اور ماسکو میں بارہ ہزار روبل تک پہنچ سکتی ہے"۔

ماضی میں افغانستان سے افیون ایران کے راستے ترکی روانہ کی جاتی تھی جہاں اسے ہیروئن میں تبدیل کر کے یورپ سمگل کیا جاتا تھا جو ہیروئن کی ایک بڑی مارکیٹ ہے۔ افغانستان، پاکستان اور ایران کے سنگم پر واقع دشوار گزار پہاڑی علاقے میں، جو ہلال زریں (Golden Crescent) کے نام سے مشہور ہے، منشیات کے بیوپاریوں کی سرگرمیوں پر کنٹرول حاصل کرنا تقریباً ناممکن تھا۔ منشیات کے بیوپاری افیون یا تو اپنی کمر پر لاد کر لے جاتے تھے اور یا پھر اس مقصد کے لیے خچروں کو استعمال کیا جاتا تھا۔

کئی سال پیشتر ایران نے ڈرامائی طور پر منشیات سے متعلق اپنی پالیسی تبدیل کی۔ منشیات کی لعنت کے خلاف مقدّس جنگ کا اعلان کیا گیا۔ اور خصوصی اسلامی گارڈز کے دستوں کو منشیات کے بیوپاریوں کے خلاف جنگ کی ذمہ داریاں سونپ دی گئیں۔ دشوار گزار پہاڑی علاقوں میں حکومتی اداروں کی طرف سے افیون کے کاروانوں پر ہاتھ ڈالنے کے عمل کو آسان بنانے کے لیے ان علاقوں میں ساڑھے چار ہزار کلومیٹر طویل سڑکوں کا جال بچھا دیا گیا۔

ان ایرانی کوششوں کے نتیجے میں منشیات کے بیوپاریوں نے فوری طور پر نئے راستوں کی تلاش شروع کر دی۔ اسی دوران سابق سوویت یونین کا شیرازہ دیکھتے ہی دیکھتے بکھر گیا، جس کے نتیجے میں افغانستان کے پڑوس میں واقع بدخشاں کی وہ اہمیت ختم ہو گئی جو اسے سوویت عہد میں حاصل تھی اور